AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

SECONDARY SCHOOL CERTIFICATE

CLASS IX

ANNUAL EXAMINATIONS 2022

Urdu Aasan Paper I

Time: 50 minutes   Marks: 30

Annual Examinations 2022 for Teaching & Learning Only

ہدایات

1۔ ہر سوال کو غور سے پڑھیے۔

2۔ جوابات کے ورق پر جوابات دیجیے جو کہ علیحدہ مہیا کیا گیا ہے۔ اپنے جوابات، سوالات کے پرچے پر ہر گز نہ لکھیے۔

3۔ جوابات کے ورق پر 100 تک نمبر دیے گئے ہیں۔ آپ 1 سے 30 نمبر تک ہی جوابات دیجیے۔

4۔ ہر سوال کے چار انتخابات (options) D,C, B, A دیے گئے ہیں۔ ان میں سے **ایک** کو منتخب کیجیے۔ پھر جوابات کے صفحے میں متعلقہ دائرے کو پنسل سے بھر دیجیے جیسا کہ نیچے دکھایا گیا ہے۔

امیدوار کے دستخط

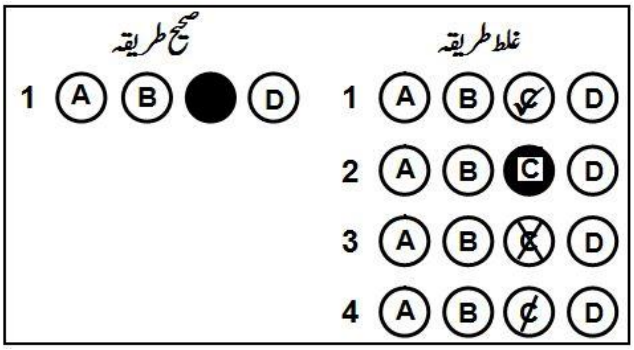

5۔ اگر آپ اپنا جواب بدلنا چاہیں تو پہلے والے جواب کو مکمل طور پر ربڑ سے مٹا دیجیے پھر نئے دائرے کو بھریے۔

6۔ جوابات کے صفحے میں کچھ نہ لکھیے۔ کمپیوٹر صرف بھرے ہوئے دائروں کو ریکارڈ کرے گا۔

پہلا جُزو: سمعی مہارتیں

ہدایات پر غور کیجیے:

اس جُزو کا کل دورانیہ 25 منٹ ہے اور اس کے کل نمبر 16 ہیں۔ آپ کو دو اقتباسات سنائے جائیں گے۔ ہر اقتباس دو بار سنایا جائے گا۔ پہلے آپ اقتباس نمبر 1 کو غور سے سنیے اور پھر اس اقتباس سے متعلق 8 سوالات کو خاموشی سے پڑھنے کے لیے 2 منٹ کا وقفہ ہو گا۔ اس کے بعد آپ اقتباس نمبر 1 دوبارہ سنیں گے اور اپنے جوابات جوابی ورق پر موجود چار دائروں میں سے کسی ایک صحیح دائرے کو پُر کر کے دیں گے۔ اس اقتباس کے سوالات حل کرنے کے لیے آپ کو 3 منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ اس کے فوراً بعد آپ اقتباس نمبر 2 سنیں گے اور اس کے بعد اقتباس نمبر 2 سے متعلق 8 سوالات خاموشی سے پڑھنے کے لیے 2 منٹ کا وقفہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ اقتباس نمبر 2 دوبارہ سنیں گے اور اپنے جوابات جوابی ورق پر موجود چار دائروں میں سے کسی ایک صحیح دائرے کو پُر کر کے دیں گے۔ اس اقتباس کے سوالات حل کرنے کے لیے بھی آپ کو 3 منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

اقتباس نمبر 1 سے متعلق سوالات:

1۔ سمعی اقتباس کے آغاز میں ٹھٹھہ شہر کی موجودہ حالت کے حوالے سے اظہارِ خیال کی نوعیت کیا ہے؟

A۔ توجیہی
B۔ تعظیمی
C۔ توصیفی
D۔ تنقیدی

2۔ سمعی اقتباس میں 'کیپٹن الیگزینڈر ہملٹن' نے ٹھٹھہ شہر کے لوگوں کی کس خوبی کو سراہا ہے؟

A۔ عبادت
B۔ تجارت
C۔ سیاحت
D۔ زراعت

3۔ سمعی اقتباس کے مطابق ٹھٹھہ شہر میں 'جامع مسجد شاہ جہاں' تک لے جاتی موجودہ سڑک

A۔ پختہ و ہموار ہے۔
B۔ از سرِ نو زیرِ تعمیر ہے۔
C۔ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔
D۔ حادثات سے بھرپور ہے۔

4۔ سمعی اقتباس کے مطابق 'شاہ جہاں مسجد' کا بنیادی تعمیری کام مکمل ہونے میں کتنا عرصہ لگا؟

A۔ تین سال
B۔ چار سال
C۔ پانچ سال
D۔ چھے سال

Annual Examinations 2022 for Teaching & Learning Only

5۔ سمعی اقتباس کے مطابق تعمیراتی فن کے اعتبار سے کون سا عنصر 'شاہ جہاں مسجد' کو دیگر مغلیہ عمارتوں سے ممتاز کرتا ہے؟

A۔ تعمیرِ گنبد

B۔ کاشی گری

C۔ سنگ تراشی

D۔ قرآنی خطاطی

6۔ سمعی اقتباس میں استعمال ہوئے لفظ 'گنبد' کے درست اعراب کیا ہیں؟

A۔ گَنبِدُ

B۔ گُنبُدُ

C۔ گَنبُدُ

D۔ گُنبِدُ

7۔ سمعی اقتباس میں خطِ ثُلث میں مہارت کے حوالے سے سب سے پہلے کس کا نام مذکور ہے؟

A۔ طاہر

B۔ بھنبھو

C۔ محمد فاضل

D۔ عبد الغفور

8۔ سمعی اقتباس کا تعلق کس صنف سے ہے؟

A۔ کہانی

B۔ افسانہ

C۔ مکتوب

D۔ مضمون

جب تک آپ سے کہا نہ جائے صفحہ نہ پلٹیے

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning only

اقتباس نمبر 2 سے متعلق سوالات:

9۔ مصنف کا اپنے لیے 'بھیگی بلّی بننے' کے الفاظ استعمال کرنے سے کیا مراد ہے؟

A۔ ڈر کر سہم جانا

B۔ پانی میں گر جانا

C۔ بات کو ٹال جانا

D۔ بلّی کی طرح بھاگ جانا

10۔ بزرگ نے مصنف کو اپنا ذاتی مکان بنانے کے حوالے سے مشورہ دیتے ہوئے

A۔ قائل کیا۔

B۔ دھوکا دیا۔

C۔ ڈرایا دھمکایا۔

D۔ گھونسلا دکھایا۔

11۔ مصنف کے تعلقات چودھری صاحب سے کیسے تھے؟

A۔ تمسخرانہ

B۔ انتشارانہ

C۔ ہم دردانہ

D۔ بے تکلفانہ

12۔ مصنف نے اپنے ایک ہم سائے کے گھر کی حالت بیان کرتے ہوئے اُن کے گھر کو کس کی مِثل کہا ہے؟

A۔ پہاڑی

B۔ گھونسلا

C۔ افریقہ

D۔ چڑیا گھر

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning Only

13۔ مصنف کے ہم سائے نے اپنے گھر میں درج ذیل جانور پال رکھے تھے، **ماسوائے**

A۔ بلّی۔

B۔ کتا۔

C۔ رونڈا۔

D۔ خرگوش۔

14۔ مصنف کے نزدیک اُن کے تیسرے ہم سائے اپنی صلاحیت کے حوالے سے کس بات میں غلط فہمی کا شکار تھے؟

A۔ خوش بیانی

B۔ باجے گری

C۔ خوش الحانی

D۔ دُھن سازی

15۔ سمعی اقتباس میں مصنف اپنی کن مشکلات کو زیرِ موضوع لائے ہیں؟

A۔ مکان بنانا

B۔ جانور پالنا

C۔ تعلقات برتنا

D۔ کرایہ ادا کرنا

16۔ سمعی اقتباس صنف کے اعتبار سے کس زُمرے میں آئے گا؟

A۔ واقعہ

B۔ کہانی

C۔ ناول

D۔ مکتوب

جب تک آپ سے کہا نہ جائے صفحہ نہ پلٹیے

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning only

دوسرا جُزو: تفہیم عبارت خوانی

اس حصّے کو مکمل کرنے کے لیے آپ کے پاس 25 منٹ ہیں۔

پہلا اقتباس:

ساس نے محمد عاقل سے کہا: ''کیوں بیٹا! تم میاں بیوی میں یہ کیا آئے دن لڑائی رہا کرتی ہے؟ اکبری کی تو ایسی بری عادت ہے کہ کبھی بھول کر بھی سسرال کی بات منہ سے نہیں کہتی۔ نہیں! دنیا جہان کی بیٹیوں کا دستور ہوتا ہے کہ سسرال کی ذرا ذرا سی بات ماؤں سے لگایا کرتی ہیں۔۔۔بُہتیرا پوچھ پوچھ کر اپنا منہ تھکاؤ، حاشا! کہ یہ کچھ بتائے، لیکن ٹولے محلے کی بات کانوں کان پہنچ ہی جاتی ہے۔۔۔''

محمد عاقل نے ساس کی یہ بات سن کر تھوڑی دیر تامل کیا اور لحاظ کے سبب جواب منہ سے نہیں نکلتا تھا، مگر اُس نے خیال کیا کہ مدت کے بعد ایسا اتفاق ہوا ہے کہ خود انھوں نے چھیڑ کر پوچھا ہے۔ ایسے موقع پر سکوت کرنا سراسر خلافِ مصلحت ہے۔۔۔ شاید آج گفتگو میں آئندہ کے واسطے کوئی بات نکل آئے۔ غرض! محمد عاقل نے شرماتے شرماتے کہا کہ ''آپ کی صاحب زادی موجود ہیں، ان ہی سے پوچھیے! ہمارے یہاں اِن کو کیا تکلیف پہنچی، خاطر مدارات میں کسی طرح کی کمی ہوئی یا اِن سے کوئی لڑا یا کسی نے اِن کو برا کہا؟ آپ کو معلوم ہے گھر میں ہم گنتی کے کَے آدمی ہیں۔ والدہ سے تو تمام محلہ واقف ہے۔ ایسی نیک مزاج اور صلح کل ہیں کہ تمام عمر اُن کو کسی سے لڑنے کا اتفاق نہیں ہوا۔۔۔ محمد کامل دن بھر لکھنے پڑھنے میں رہتا ہے، کبھی بات کرتے بھی نہیں دیکھا۔ محمودہ اِس کی صورت سے ڈرتی ہے۔ رہا میں، سو! موجود بیٹھا ہوں۔ جو شکایت مجھ سے ہو بے تکلف بیان کریں۔''

محمد عاقل کی ساس اب بیٹی کی طرف مخاطب ہو کر بولیں: ''ہاں بھائی! جو کچھ تمھارے دل میں ہے تم بھی صاف صاف کہہ گزرو۔۔۔'' اکبری اگرچہ جھوٹ بولنے پر بہت دلیر تھی، لیکن اس وقت محمد عاقل کے روبہ رو کوئی بات کہتے بن نہ پڑی اور جی ہی جی میں ڈر رہی تھی کہ میں نے بہت سی جھوٹ جھوٹ باتیں ماں سے آ کر لگائی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں اِس وقت قلعی کھل جائے۔ یہ سوچ سمجھ کر اُس نے بات ہی کو ٹال دیا اور کہا تو یہ کہا کہ ''ہم تو الگ گھر کریں گے۔'' اکبری کی ماں نے داماد سے کہا: ''کیوں بھائی! تم کو الگ ہو کر رہنے میں کیا عذر ہے؟ خدا کا فضل ہے خود نوکر ہو، خود کماتے ہو، کسی بات میں ماں باپ کے محتاج نہیں۔ اپنا کھانا، اپنا پہننا۔۔۔ جو آرام الگ رہنے میں ہے ماں باپ کے گھر کہاں۔ جو چاہا سو کھایا، جو چاہا سو پکایا۔۔۔'' محمد عاقل نے کہا: ''یہ آرام پوچھیے تو ہم کو جو اب حاصل ہے الگ ہونے پیچھے اِس کی قدر معلوم ہو گی۔ دونوں وقت پکی پکائی کھا لی اور بے فکر ہو کر بیٹھ رہے۔ الگ ہونے پر آٹا، دال، گوشت، ترکاری، تیل، نمک، ایندھن سبھی کا فکر کرنا پڑے گا اور آپ ہی انصاف فرمایئے! خانہ داری میں کتنے بکھیڑے ہیں۔ بے سبب اِن سب آفتوں کو اپنے سر لینا میرے نزدیک تو عقل کی بات نہیں۔ رہا یہ کہ جو چاہا سو کھایا اور جو چاہا سو پکایا اب بھی حاصل ہے۔ ان ہی سے پوچھیے! کبھی کوئی فرمائش کی ہے، جس کی تعمیل نہ ہوئی ہو؟۔۔۔'' ساس نے کہا: ''یہ دلیل اور حجت سے کیا مطلب، سیدھی بات یہی کیوں نہیں کہتے ہو کہ مجھ کو ماں سے الگ ہونا منظور نہیں۔۔۔'' اس کے بعد باتوں میں رنجش تراوش کرنے لگی۔ محمد عاقل نے سکوت اختیار کیا۔ رات بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ محمد عاقل نے ساس سے کہا یہ: ''اب آپ آرام کیجیے، میں اس مضمون کو پھر سوچوں گا۔''

(مصنف: ڈپٹی نذیر احمد)

Annual Examinations 2022
Teaching & Learning Only

پہلے اقتباس سے متعلق سوالات:

17۔ خوانی اقتباس کے آغاز میں اکبری کی ماں، اکبری کی کون سی خصلت ثابت کرنا چاہ رہی ہیں؟

A۔ پردہ پوشی کرنا
B۔ ماں کو نظر انداز کرنا
C۔ فضول باتوں پر کان نہ دھرنا
D۔ اہم باتیں ذہن نشین نہ رکھنا

18۔ خوانی اقتباس کے آغاز میں محمد عاقل سے بات کرتے ہوئے اکبری کی ماں کے لہجے سے کیا عیاں ہے؟

A۔ فخر
B۔ تجسس
C۔ حیرت
D۔ شکایت

19۔ ساس کے استفسار پر اپنے گھر والوں کے بارے میں بتاتے ہوئے محمد عاقل کی کیفیت کیا تھی؟

A۔ پر امید
B۔ شرمندہ
C۔ خوف زدہ
D۔ بے تکلف

20۔ بیٹی کے سسرال والوں سے عاقل کی ساس کو کس نے بد گمان کیا؟

A۔ کامل
B۔ اکبری
C۔ محمودہ
D۔ عاقل

21۔ محمد عاقل کا اپنے گھر والوں سے علیحدہ نہ ہونے کے فیصلے میں کون سا عنصر پیشِ نظر ہے؟

A۔ محبت
B۔ مروت
C۔ سہولت
D۔ خدمت

22۔ خوانی اقتباس کے پیشِ نظر اکبری کی ماں کے حوالے سے کیا تأثر قائم ہوتا ہے؟

A۔ صلح کل
B۔ ڈرپوک
C۔ جانب دار
D۔ انصاف پسند

23۔ خوانی اقتباس کا تعلق کس ادبی صنف سے ہے؟

A۔ خاکہ نگاری
B۔ واقعہ نگاری
C۔ ناول نگاری
D۔ مضمون نگاری

Annual Examinations 2022 for Teaching & Learning only

دوسرا اقتباس:

بڑے لوگوں کی صحبت بھی اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے، جو اُن سے چُھوا کُندَن بن گیا۔ ایسے بہت سے ہیں جنھیں لوگ محض اِس وجہ سے جانتے ہیں کہ کسی نہ کسی نسبت سے انھیں کسی بڑے شخص کے نام سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہو۔ گو! برائے نام ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔ مثلاً: اُس کی تصنیف میں کہیں نام آگیا یا اپنے خط میں کہیں ذکر کر دیا۔ اب لوگ ہیں کہ کھوج لگائے پھرتے ہیں کہ یہ کون تھا، کہاں تھا، کیسا تھا؟۔۔۔ جہاں کہیں کسی بچے کھچے بوڑھے کھباٹ کا پتا لگا، حضرات سوانح نویس اور مضمون نگار پہنچے اور لگے اُس سے طرح طرح کے ٹیڑھے بینگے سوال کرنے۔ وہ حیران ہے کہ اِنھیں ہوا کیا ہے اور کہتے کیا ہیں۔ آخر کسی نہ کسی طرح سے کوئی بات اُس سے نکال ہی لی اور نمک مرچ لگا کر افسانہ بنا دیا۔۔۔۔

یوں تو جوں جوں زمانہ بڑھتا جاتا ہے، مرزا غالب کے کلام کی قدر بڑھتی جاتی ہے۔ لیکن اُن کے رُقعے سب سے زیادہ مقبول ہوئے اور لوگوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالے اور شائع کیے اور اب تک تلاش جاری ہے۔۔۔۔ مرزا صاحب کے رُقعے ہر قسم کے لوگوں کے نام ہیں اور پھر اُن میں بہت سے لوگوں کے نام آتے ہیں۔۔۔۔ مہیش داس (مولوی فاضل) لکچرار ہندو یونی ورسٹی بنارس بڑے شوق اور انہماک سے مرزا صاحب کے اصلی اور نقلی خط جمع کر رہے ہیں۔ مطبوعہ خطوط کی صحت بھی کرتے جاتے ہیں، ترتیب بھی درست کر رہے ہیں اور جو خط 'اردوئے معلیٰ' اور 'عود ہندی' میں نہیں، اُن کا بھی اضافہ کرنے والے ہیں۔ جن جن لوگوں کے نام خط ہیں یا جن جن لوگوں کا نام خطوط میں آیا ہے اُن کے حالات بھی تلاش کر رہے ہیں۔ اِسی ضمن میں اُنھوں نے مجھے بھی بعض صاحبوں کے حالات لکھ کر پوچھے ہیں۔ اُس فہرست میں میرن صاحب کا بھی نام تھا۔۔۔۔ اب جو کچھ مجھے معلوم ہے یا یاد رہ گیا وہ لکھے دیتا ہوں۔

میرن صاحب سیّد تھے اور دلّی کے روڑے تھے۔ بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے اور ایک شاہ زادے نے اُنھیں اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا اور بیٹوں کی طرح پالا۔ قلعۂ معلّٰی کا نام بڑا تھا۔ لوگوں کے دلوں میں اُس کی وقعت و عزت بھی بہت تھی، لیکن اس کے رہنے والے سب کچھ کھو چکے تھے اور آنے والی گھڑی سے بے خبر عیش و آرام اور لہو و لعب میں مصروف تھے۔ پتنگ بازی، مرغ بازی، کُشتی، گانا بجانا، کیا تھا جو وہاں نہ تھا۔ میرن صاحب کا لڑکپن اور اُٹھتی جوانی اِسی عالم میں بسر ہوئی۔ گانے بجانے سے اُن کی طبیعت کو بہت مناسبت تھی، اسی میں لگ گئے اور اُس وقت کے اچھے اچھے اُستادوں سے فیض حاصل کیا۔ چوں کہ تھوڑا بہت مذہبی لگاؤ بھی تھا، سوز خوانی میں خوب کمال حاصل کیا۔ اتنے میں سنہ ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ ہوا، جس نے سارے کھیل بگاڑ دیے۔۔۔۔

میرن صاحب جوانی میں ضرور حسین ہوں گے۔ میں نے انھیں بڑھاپے میں دیکھا۔۔۔۔ میانہ قد، سرخ و سفید رنگ، آنکھیں کسی قدر بڑی بڑی، سفید داڑھی پُوری تو نہیں کسی قدر چڑھی ہوئی، گول چہرہ، ہونٹ نہ موٹے نہ پتلے، پیشانی چوڑی۔

(مصنف: مولوی عبد الحق)

Annual Examinations 2022
Teaching & Learning for Only

دوسرے اقتباس سے متعلق سوالات:

24۔ ''۔۔۔ نمک مرچ لگا کر افسانہ بنا دیا۔''
خوانی اقتباس سے ماخوذ درج بالا جملے میں خط کشیدہ حصہ قواعد کی رُو سے کیا ہے؟

A۔ سابقہ
B۔ محاورہ
C۔ کہاوت
D۔ روزمرہ

25۔ بہ قول مصنف میرن صاحب کی شہرت کس شخصیت سے نسبت کی وجہ سے ہے؟

A۔ عبد الحق
B۔ مرزا غالب
C۔ مہیش داس
D۔ شاہ زادے

26۔ خوانی اقتباس میں 'مہیش داس' کا ذکر آیا ہے بہ طورِ

A۔ محقق۔
B۔ کاتب۔
C۔ مضمون نگار۔
D۔ سوانح نویس۔

27۔ قلعۂ معلیٰ کا ذکر کرتے ہوئے مصنف کے لہجے سے کون سا عنصر نمایاں ہے؟

A۔ مایوسی
B۔ تعظیمی
C۔ توصیفی
D۔ تنقیدی

28۔ خوانی اقتباس میں میرن صاحب کی کس خصلت کو بہ طورِ خاص بیان کیا گیا ہے؟

A۔ خوش طبع
B۔ خوش لباس
C۔ خوش الحان
D۔ خوش اخلاق

29۔ خوانی اقتباس کے اختتام میں کون سا اسلوب موجود ہے؟

A۔ جذبات نگاری
B۔ مکالمہ نگاری
C۔ سراپا نگاری
D۔ منظر نگاری

30۔ خوانی اقتباس کا تعلق اردو ادب کی کس صنف سے ہے؟

A۔ افسانہ نویسی
B۔ خاکہ نویسی
C۔ کہانی نویسی
D۔ خط نویسی

اختتام

Annual Examinations 2022 for Teaching & Learning only

Please use this page for rough work

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning Only

Please use this page for rough work

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning Only

Please use this page for rough work

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning Only